<u>غزل کا فن</u> (دوسرا سمسٹر۔ پانچواں پرچہ)

غزل، اردو کی سب سے مقبول صنف شاعری ہے۔ حالانکہ ناقدین کے درمیان غزل کی ہیئت، اس کے اسلوب اور موضوعات کو لے کر ہمیشہ اختلاف رائے رہا ہے۔ لیکن اس کی اہمیت اور مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس کی ساخت اور ہئیت میں تبدیلی آتی رہی ہے۔ لیکن بنیادی طور پر غزل کے اجزائے ترکیبی اس طرح رہے ہیں: مطلع ردیف قافیہ مقطع اور بحر

انہیں اجزائے ترکیبی سے، اس کا اختصار، کیفیاتی وحدت اور موسیقیت متعین ہوتی ہے جس میں غزل کا مخصوص ایمائی اور رمزیہ انداز ملتا ہے۔ ہیئت کے نقطۂ نظر سے بحر اور قافیہ غزل کے محور ہیں۔ ردیف ایک مزید بندش ہے، جسے اردو شاعر اکثر اپنے اوپر عائد کر لیتا ہے۔ غزلیں غیر مردّف بھی ہوتی ہیں لیکن اردو کی بیشتر غزلیں مردّف ہیں۔ غزل کے پاؤں میں ردیف پایل کی حیثیت رکھتی ہے جو اس کی موسیقیت، ترنم اور موزونیت کو بڑھاتی ہے۔ فنی لحاظ سے ردیف کی چولیں سب سے پہلے قافیہ سے بٹھانی پڑتی ہیں۔ ردیف، غزل کے ایجاز و اختصار پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ ردیف کا قافیہ سے اتصال غزل کا سخت نازک مقام ہے۔ بعض اوقات فصاحت و بلاغت کے نازک ترین مرحلوں سے یہاں گزرنا پڑتا ہے۔ محاورات زبان کی لطیف ترین شکلوں کا استعمال اس جگہ ملتا ہے۔ قافیہ اگر اسم ہے تو اضافت اور تراکیب کی اعلا شکلیں یہاں ملتی ہیں دوسرے درجہ کے شعرا کے یہاں اکثر یہ دارخالی جاتا ہے۔ اس لئے انتخاب شعر کی رسوائی غالب جیسے شاعر کو بھی اپنے سر لینی پڑی۔ غزل میں ردیف کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ حالی کی ناپسندیدگی کے باوجود شاعری میں بہت کم اچھی غزلیں غیر مردّف ملتی ہیں۔

ردیف کے ساتھ قافیہ کا ذکر بھی ضروری ہے جس کی تنگی کا حالی کو گلہ تھا۔ لیکن تنگیٔ قافیہ کا گلہ دیگر اصناف شعر کے نقطۂ نظر سے، کتنا ہی بجا کیوں نہ ہو، غزل کی صنف پر بے محل ہے۔ قافیہ کے بغیر غزل کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ غزل بغیر قافیہ کے، اپنے مخصوص اسلوب اور آہنگ برقرار نہیں رکھ سکتی۔ یہ بلاوجہ کی بندش نہیں ہے بلکہ اس بندش کو اپنے اوپر عائد کر کے جس شاعر نے کامیابی حاصل کر لی، اس کا وار بھرپور ہوگا۔ ادب میں جمال، آزادی سے نہیں بلکہ آداب فن اور ادبی بندشوں سے نکھرتا ہے۔ چونکہ قافیہ پر پوری غزل کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار ہوتا ہے اس لئے اس کے انتخاب میں بہت احتیاط اور ہنرمندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ قافیہ کا غلط انتخاب شعر کو ہزلیات کی حد تک لے جاتا ہے یا پورا شعر ریت کی دیوار کی طرح بیٹھ جاتا ہے۔

ردیف اور قافیہ، دونوں بحر کی موج پر ابھرتے ہیں۔ قافیہ اور ردیف دونوں بحر کے تابع ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ دونوں بحر کی موزونیت کو بڑھاتے ہیں۔ بحر کا انتخاب غزلگو شاعر شعوری طور پر نہیں کرتا بلکہ یہ جذبہ اور کیفیت سے خود بخود متعین ہو جاتی ہے۔ غزل کا پہلا مصرع (ضروری نہیں کہ یہ مطلع ہی ہو) جذبے یا کیفیت کے ساتھ خود بخود ذہن سے گنگناتا ہوا نکلتا ہے۔ یہ اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ بحر متعین ہو چکی ہے قافیہ بھی متعین ہو چکا ہے اور اگر ردیف ہے تو وہ بھی۔ غزلگو پہلے شعر یا مصرع کے ساتھ ہی غزل کی ہیئت کا خول پہن لیتا ہے۔ اب اس کا سارا فن اور سارا کمال یہی ہے کہ اس حد و میدان میں وہ اپنا شاعرانہ جوہر دکھائے۔ ہر بحر کا مخصوص مزاج ہوتا ہے جس کا رشتہ موسیقی سے جا ملتا ہے۔ بعض بحریں، مخصوص قسم کے جذبات کے ساتھ، بہتر تال میل رکھتی ہیں۔ مثلاً بحر متقارب فعلن فعلن فعلن فعلن فع اس بحر میں غالب کے منتخب دیوان میں ایک غزل بھی نہیں ملتی۔ جبکہ میر نے اکثر اس بحر میں غزلیں کہی ہیں ع الٹی ہو گئیں سب تدبیریں ...وغیرہ

فانی کے یہاں بھی یہ بحر پوری آب و تاب کے ساتھ ابھری ہے۔ اچھی غزل میں فکری اعتبار سے کتنی ہی ریزہ کاری کیوں نہ ملتی ہو، اس میں ایک

اندرونی اور کیفیاتی وحدت پائی جاتی ہے۔ بحر اس وحدت کی پہلی پہچان ہے۔ طویل اور آہستہ رو بحروں میں نشاط اور سرخوشی کی کیفیات کا اظہار مشکل یا کم از کم مصنوعی ہوتا ہے۔ اسی طرح کچھ بحریں اس قدر رواں دواں ہیں کہ فکر کا بار نہیں اٹھا سکتیں۔ ردیف اور قافیہ کے اس جائزے کے بعد یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ غزل مختصر کیوں ہوتی ہے۔ اس میں ریزہ خیالی کیوں ہوتی ہے اور اس میں معنوی تسلسل کا فقدان کیوں پایا جاتا ہے۔ اس اندرونی وحدت کی نشاندہی میں حسب ذیل اجزا سے مدد ملتی ہے

مطلع: اکثر اوقات قافیہ اور ردیف کا تعین اس سے ہوتا ہے۔ اور اس کے جذبے کی تھرتھراہٹ اختتام تک نہیں تو پہلے چند اشعار تک ضرور قائم رہتی ہے۔ اس کے بعد ارادی عمل شروع ہوتا ہے اور تجسس، علم اور حافظہ کام میں لائے جاتے ہیں۔ غزل کے ابتدائی اشعار پر مطلع کے اثرات بہر حال مسلم ہیں۔

ردیف: جذباتی وحدت کا تعین ردیف سے بھی کیا جا سکتا ہے جس کی چھاپ ہر شعر اور ہر خیال پر ہوتی ہے۔ غزل کی ہیئت کا اس کے اسلوب پر بھی اثر پڑتا ہے۔ غزل کا اسلوب ایجاز و اختصار، رمز و کنایہ، مجاز اور تشبیہ و استعارہ سے مرکب ہے۔ اس لئے اس میں وہ تمام خوبیاں اور خامیاں ملتی ہیں جو "سخن مختصر" کی خصوصیات ہیں۔ غزل بنیادی طور پر ایک انفرادی فنکارانہ عمل ہے لیکن اس میں جذبات کی عمومیت مسلم ہے اور یہ عمومیت، ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانوں کا احاطہ کرتی ہے۔

☆☆☆